واعظ الجمعہ

جہاد کی اہمیت

اور

شہید کا مقام و مرتبہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

جہاد کی اہمیت اور شہید کا مقام ومرتبہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

جہاد کی اہمیت اور شہید کا مقام ومرتبہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

جہاد کی اَہمیت

برادرانِ اسلام! مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی سیرتِ طیّبہ کا ہر پہلو اگرچہ انتہائی اہم اور ہدایت بخش ہے، لیکن کلمۂ حق بلند کرنے کے لیے سرورِ عالَم ﷺ کی جدوجہد جسے جہاد یا غزوات سے تعبیر کیا جاتا ہے، اُمّتِ مسلمہ کے سیاسی استحکام اور ترقی کے لحاظ سے اَز حد اَہمیت کا حامل ہے، یہی وجہ ہے کہ خیرُ القرون کے اکابرِ اُمّت نے اس (جہاد) پر بڑی توجہ دی، وہ حضرات اپنی اولاد کو سرفروشی اور قربانی کے محیّر العقول واقعات سنا کر اَز بر کرایا کرتے؛ تاکہ اللہ تعالی کے نام کو بلند کرنے کے لیے، اگر اپنے زمانہ کی طاغوتی قوتوں سے انہیں ٹکرانا پڑے، تو انہیں ذرّہ برابر جھجک محسوس نہ ہو، اور جب اس راہ میں سَروں کا نذرانہ پیش کرنے کی ضرورت پڑے، تو اپنے اَسلاف کی طرح وہ بصد ذَوق وشَوق اس سعادت کو حاصل کرنے کے لیے تڑپ اٹھیں؛ کیونکہ اسی میں ان کی

دنیاوی زندگی کی کامرانی، اور اُخروی حیات کی سُرخروئی کا راز پنہاں ہے[1] ع

مٹایا قیصر وکِسریٰ کے اِستبداد کو جس نے

وہ کیا تھا، زورِ حیدر، فقرِ بو ذَر، صِدقِ سلمانی![2]

مجاہدینِ اسلام ...سچے لوگ

عزیزانِ محترم! اسلام نے قیامِ امن، نفاذِ عدل، حقوقِ انسانی کی بحالی، اور ظلم وستم کے خاتمے کے لیے جہاد کا حکم دیا، اور مجاہدینِ اسلام کو سچے لوگوں میں شمار کیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾[3] "یقیناً جو اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لائے وہی مؤمن ہیں، پھر اس میں کوئی شک نہیں کیا، اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہی لوگ سچے ہیں"۔

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ کسی دیہاتی نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ! آدمی مالِ غنیمت، شہرت، اور اپنا مرتبہ دِکھانے کو لڑتا ہے، تو اللہ تعالی کی راہ میں لڑنا کونسا لڑنا ہے؟ مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ الله أَعْلَى، فَهُوَ فِي سَبِيلِ الله»[4] "جو اللہ تعالی کا کلمہ (حکم) بلند کرنے کے لیے لڑے، تو وہ اللہ کی راہ میں لڑتا (جہاد کرتا) ہے"۔

---

(١) "ضیاء النبی" غزواتِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ، ٣/٢٥٩، ملتقطاً۔ و"اسلام کا تصوّرِ جہاد" واعظ الجمعہ ٦ستمبر ٢٠١٩ء۔

(٢) "کُلیاتِ اقبال" "بانگِ درا، طلوعِ اسلام، صـ٢٩٨۔

(٣) پ٢٦، الحجرات: ١٥.

(٤) "صحیح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٩١٩، صـ٨٥٢.

اسلام میں جہاد کی اہمیت کس قدر زیادہ ہے اس کا اندازہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ»[1] "جو شخص بغیر جہاد کیے مر گیا، اور اس کے دل میں جہاد کی خواہش بھی نہ ہو، وہ منافقت کے ایک درجہ پر مرا"۔

اسلامی جہاد کی امتیازی خصوصیات

حضراتِ گرامی قدر! دوجہاں کے سردار، سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ وجہاد کو اس مقصد کے لیے جائز رکھا، کہ کوئی کسی پر ظلم وجبر نہ کر سکے! تشدّد سے کسی کو اپنا عقیدہ یا مذہب تبدیل کرنے پر مجبور نہ کیا جائے! اگر کوئی بلاجبر واِکراہ دائرۂ اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے، تو کوئی اسے اسلام قبول کرنے سے جبراً نہ روکے! جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو بے دریغ قتل وغارت گری، اور بے فائدہ لشکر کشی سے منع فرمایا! بحالتِ جنگ بھی شرفِ انسانیت کا خیال رکھنے کا حکم دیا! کسی مقتول کا مُثلہ کرنے یعنی ناک یا ہونٹ کاٹنے، آنکھیں نکالنے، پیٹ چیرنے سے سخت ممانعت فرمائی! دَورانِ جنگ بچوں، بوڑھوں، عورتوں، معذروں، ان کے پُرامن (مقابلے میں نہ آنے والے) مذہبی رہنماؤں پر تلوار اٹھانے سے منع فرمایا، کھیتوں درختوں وغیرہ، اور دشمن کے دینی مراکز پر حملہ کرنے کی بھی اجازت نہیں دی! بلکہ مجاہدینِ اسلام کو جنگ سے متعلق قرآنِ پاک میں واضح ہدایات دیں، ارشاد فرمایا: ﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾[2] "اللہ کی راہ میں اُن سے لڑو جو

---

(١) المرجع نفسه، باب ذمّ من مات ولم يغز، ر: ٤٩٣١، صـ٨٥٤.
(٢) پ٢، البقرة: ١٩٠.

تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو! اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں رکھتا!"۔

انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار، اور ترقی یافتہ وشائستہ کہلوانے والے، آج بھی اپنے دشمن کے ساتھ ایسا رحیمانہ وکریمانہ سُلوک کرنے کے رَوادار نہیں! یہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ ہی کی شان ہے کہ آپ نے جنگ جیسی الَم ناک چیز کو بھی رحم وکرم کا آئینہ دار بنادیا!![1]۔

غازی یا شہید

حضراتِ گرامی قدر! اللہ کی راہ میں جہاد کرکے میدانِ جنگ سے زندہ واپس لَوٹنے والے کو غازی، اور اپنی جان قربان کرکے مرتبۂ شہادت پانے والے، یا ناحق قتل ہونے والے عاقل وبالغ مسلمان کو شہید کہتے ہیں[2]۔

اسلام میں شہید کا مقام ومرتبہ

اسلام میں شہید کا مقام ومرتبہ بڑا عظیم اور بلند ہے، اللہ ربّ العالمین نے شہیدوں کا شمار انبیاء وصدّیقین کے ساتھ فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا﴾[3] "جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا، (یعنی) انبیاء اور صدّیق اور شہید اور نیک لوگ، اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں!"۔

---

(۱) دیکھیے: "اسلام کا تصوّرِ جہاد" واعظ الجمعہ ۶ ستمبر ۲۰۱۹ء۔

(۲) "بہارِ شریعت" شہید کا بیان، حصہ چہارم ۴، ۱/۸۶۰، ملخصًا۔

(۳) پ۵، النساء: ٦٩.

راہِ خدا میں شہید ہونا ایک عملِ صالح، قبر میں رزق کی فراہمی، دائمی حیات، اور بخشش و مغفرت کا سبب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾[1] "جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں"۔

شہداء کو مُردہ گمان نہیں کرنا چاہیے، وہ زندہ ہیں اور انہیں رزق پیش کیا جاتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًاؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾[2] "اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مُردہ خیال نہ کرنا! بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، شاد ہیں اس پر جو اللہ تعالی نے انہیں اپنے فضل سے دیا"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں، مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی، اور زمانۂ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے، کہ اگر کبھی شُہداء کی قبریں کُھل گئیں تو ان کے جسم تر و تازہ پائے گئے"[3]۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت "تفسیرِ نعیمی" میں فرماتے ہیں کہ "شہید کے بہت بڑے درجات ہیں، شہید کو نبی سے بہت قُرب حاصل ہے؛ کہ پیغمبر کی نیند وضو نہیں توڑتی، اور شہید کی موت غُسل نہیں توڑتی، شہید بعد وفات زندہ ہوتا ہے، شہید سوالاتِ قبر سے محفوظ رہتا ہے، شہید کا

---

(١) پ٢، البقرة: ١٥٤.

(٢) پ٤، آل عمران: ١٦٩، ١٧٠.

(٣) "تفسیر خزائن العرفان" پ ۴، آلِ عمران، زیرِ آیت: ۱۶۹، صـ۱۴۳۔

گوشت وخون زمین نہیں کھا سکتی، شہید گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو، شہید موت سے پہلے جنّت دیکھ لیتا ہے، شہید ۷۰ لوگوں کی شَفاعت کرے گا، شہید کا عمل اور رزق قیامت تک جاری رہے گا، اور شہید قیامت کے دن گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا"[۱]۔

حضرت سیّدنا مَسروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے آیتِ مبارکہ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًاؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ﴾ کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں پوچھا، حضور نبئ کریم نے ارشاد فرمایا: «أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ»[۲] "شُہدا کی رُوحیں سبز پرندوں کے قالب میں ہوتی ہیں، ان کے لیے عرش میں قندیلیں لٹک رہی ہیں، جنّت میں جہاں چاہیں جاتی ہیں، پھر ان قندیلوں کی طرف لَوٹ آتی ہیں"۔

جہاد میں شہادت کی خواہش

حضراتِ ذی وقار! شہادت کی اہمیت، اُخروی سعادت اور شرف کی بلندی کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جا سکتا ہے، کہ رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے بنفسِ نفیس جہاد میں شہادت کی خواہش کا اظہار فرمایا، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے، سرورِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ

---

(۱) "تفسیرِ نعیمی" پ۴، آلِ عمران، زیرِ آیت: ۱۶۹، ۴/ ۸۸، ملتقطاً۔
(۲) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٨٨٥، صـ٨٤٥.

فَأُقْتَلَ»[1] "اُس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کے راہ میں جہاد کروں پھر شہید کیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر شہید کیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر شہید کیا جاؤں" ؏

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبّیری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ ودلگیری!

ترے دِین واَدب سے آ رہی ہے بُوئے رُہبانی
یہی ہے مرنے والی اُمّتوں کا عالَمِ پیری![2]

جنّت میں جانے کے بعد بار بار شہادت کی تمنّا

عزیزانِ مَن! مسلمان کا مقصدِ حقیقی اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے، اور رضائے الٰہی کے حُصول کا ایک بہترین ذریعہ شہادت بھی ہے، اور شہید جنّت میں داخل ہونے کے بعد جب اس کا اجر وثواب دیکھے گا، تو تمنّا کرے گا کہ کاش اسے دنیا میں بار بار لَوٹایا جائے اور بار بار شہید کیا جائے۔ حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا أَحدٌ يَدْخُلُ الجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَلَهُ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ؛ لِمَا يَرَى مِنَ الكَرَامَةِ»[3] "جنّت میں داخل ہونے کے بعد شہید کے سوا کوئی اس بات کو پسند نہیں کرے گا کہ اُسے دنیا

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الجهاد، باب فضل الجهاد في سبيل الله، ر: ٢٧٥٣، صـ٤٦٩.
(٢) "کُلیاتِ اقبال" ار مُغان حجاز، مُلّازادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض، صـ٣٨٧۔
(٣) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسير، ر: ٢٨١٧، صـ٤٦٧.

میں لَوٹایا جائے، اور اُس کے ساتھ پھر وہی سلوک کیا جائے جو دنیا میں کیا جاتا تھا، لیکن شہید شہادت کی فضیلت وکرامت دیکھتے ہوئے تمنّا کرے گا، کہ اسے دنیا میں لَوٹایا جائے اور دس ۱۰ بار شہید کیا جائے!" ؏

قضا حق ہے مگر اس شَوق کا اللہ والی ہے

جو اُن کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے![1]

قبر کے امتحان سے نَجات

جانِ برادر! شہید سوالاتِ قبر اور اس کے امتحان سے نَجات پاتا ہے، حضرت سیّدنا راشد بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں، کہ کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا وجہ ہے کہ قبر میں سب مسلمانوں کا امتحان ہوتا ہے لیکن شہید کا نہیں ہوتا؟ سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «كَفَى بِبَارِقَةِ السُّيُوفِ عَلَى رَأْسِهِ فِتْنَةً»[2] "اس کے سر پر تلواروں کی بجلی گرنا ہی اس کے امتحان کے لیے کافی ہے!"۔

موت کی سختی اور تکلیف سے نَجات

میرے محترم بھائیو! مرتبۂ شہادت پر فائز ہونے والا شخص موت کی سختی اور تکلیف سے محفوظ رہتا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ القَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ القَرْصَةِ»[3] "شہید کو قتل ہوتے وقت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو چُٹکی بھرے جانے پر ہوتی ہے"۔

---

(۱) "حدائقِ بخشش" حصہ اوّل، گنہگاروں کو ہاتِف سے نویدِ خوش مآلی ہے، صـ۱۸۳۔
(۲) "سنن النَّسائي" كتاب الجنائز، باب الشهيد، ر: ۲۰۴۹، الجزء ٤، صـ۱۰۲.
(۳) "سنن الترمذي" أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المُرابط، ر: ۱٦٦۸، صـ٤۰۱.

تمام گناہوں کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ

برادرانِ اسلام! شہادت قرض کے سوا تمام گناہوں کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنہُما سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ»[1] "قرض کے سوا شہید کے تمام گناہ مُعاف کردیے جاتے ہیں"۔ علّامہ عبد الرؤف مُناوی رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "اس میں گناہوں سے مُعافی سے مراد جمیع حقوق العباد کی مُعافی ہے، اور یہ فضیلت خشکی پر شہید ہونے والے کے لیے ہے، جبکہ سمندر میں شہادت پانے والے کے لیے قرض سمیت تمام واجبُ الاداء حقوق اور گناہ مُعاف کردیے جاتے ہیں"[2]۔

کم عمل میں زیادہ اجر و ثواب کے حُصول کا ذریعہ

عزیزانِ محترم! راہِ خدا میں شہادت، کم عمل میں زیادہ اجر و ثواب کے حُصول کا ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص لوہے کی زِرَہ (Armour) پہن کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَسَلَّم! میں پہلے جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ» "پہلے اسلام قبول کرو پھر جہاد کرو" (حکمِ نبوی کے مُطابق) اس نے پہلے اسلام قبول کیا پھر (راہِ خدا میں) جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «عَمِلَ قَلِيلاً وَأُجِرَ كَثِيراً»[3] "اس نے عمل کم کیا اور ثواب زیادہ پالیا"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأمارة، ر: ٤٨٨٣، صـ٨٤٥.

(٢) "التيسير" للمُناوي، حرف الياء، تحت ر: ١٠٠١٦، ٦/ ٥٥٣، ملخصاً.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسير، ر: ٢٨٠٨، صـ٤٦٥.

اہلِ خانہ کے ستّر ۷۰ اَفراد کی شَفاعت

حضراتِ گرامی قدر! شہید کا مقام ومرتبہ بڑا بلند وبالا ہے، بروزِ قیامت اللہ تعالی شہید کو اپنے اہلِ خانہ اور عزیز واقارب میں سے ستّر ۷۰ اَفراد کی شَفاعت کا اختیار عطا فرمائے گا، حضرتِ سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يُشَفَّعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ»[1] "شہید کی اپنے گھر والوں میں سے ستّر ۷۰ اَفراد کے حق میں شَفاعت قبول کی جائے گی"۔

شہید کے لیے سات انعامات

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! دنیا وآخرت میں اللہ تعالی کی طرف سے شہید کے لیے سات ۷ مختلف قسم کے اِنعامات ہیں، حضرتِ سیّدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إنّ للشهيدِ عِنْد الله سبعَ خِصَالٍ: (١) أَن يُغْفَر لَهُ فِي أوّل دُفْعَةٍ من دَمِه، وَيَرى مَقْعَدَه من الجْنَّة، (٢) ويُحلّى حُلَّةَ الْإِيمَان، (٣) ويُجَارُ من عَذَابِ الْقَبْر، (٤) ويأمَنَ منْ الْفَزع الْأَكْبَر، (٥) وَيُوضَع على رَأسه تَاجُ الْوَقار، اليَاقُوتَة مِنْهُ خيرٌ من الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، (٦) ويُزَوَّجَ ثِنْتَيْنِ وَسبعين زَوْجَةً من الْحُور الْعِين، (٧) ويُشَفَّعُ في سبعين إنْسَاناً من أَقَارِبِه»[2] "یقیناً شہید کے لیے اللہ عزّوجلّ کے پاس سات ۷ انعامات ہیں: (۱) اس کے خون کا

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الجهاد، باب في الشهيد يشفع، ر: ٢٥٢٢، صـ٣٦٦.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب فضائل الجهاد، باب في ثواب الشهيد، ر: ١٦٦٣، صـ٤٠٠. و"الترغيب والترهيب" للمُنذري، كتاب الجهاد، الترغيب في الشهادة، ر: ٢٧، ٢/ ٢١٠.

پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے، اور اُسے جنّت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے، (۲) اسے ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے، (۳) عذاب قبر سے نَجات دی جاتی ہے، (۴) اُسے قیامت کے دن کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں رکھا جائے گا، (۵) شہید کے سر پر وقار کا تاج سجایا جائے گا، جس کا یاقوت دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا، (۶) بہتّر ۷۲ حورِ عین سے اس کا نکاح کرایا جائے گا، (۷) ستّر ۷۰ رشتہ داروں کے حق میں اس کی شَفاعت قبول کی جائے گی" ۔

بے حساب بخشش ومغفرت

جانِ برادر! میدانِ جہاد میں اپنا رُخ نہ موڑنے والوں، اور دیوانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہونے والوں سے اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے، اور انہیں بے حساب بخشش ومغفرت کا پروانہ عطا فرماتا ہے، حضرتِ سیّدنا نُعیم بن همّار رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کون سے شہید افضل ہیں؟ ارشاد فرمایا: «الَّذِينَ إِنْ يُلْقَوْا فِي الصَّفِّ لَا يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا، أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ، وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ»(۱) "وہ جو کسی صف میں اگر داخل ہو جائیں تو قتل (شہید) ہو جانے تک اپنا رُخ نہ موڑیں، یہ وہی لوگ ہیں جو جنّت کی اعلیٰ مَنازل میں ہوں گے، اور ان کا رَب تعالی ان کی طرف دیکھ کر مُسکراتا ہے، اور جب تمہارا رب دنیا میں کسی بندے کی طرف دیکھ کر مُسکرایا، تو اس بندے سے کوئی حساب نہیں لیا جاتا" ۔

---

(۱) "مُسند الإمام أحمد" مسند الانصار، حديث نعَيم بن همّار الغَطَفاني، ر: ۲۲۵۳۹، ۸/ ۳۴۳.

جنّت واجب ہونے کا سبب

حضراتِ ذی وقار! راہِ خدا میں جہاد کرنا جنّت واجب ہونے کے لیے بہترین ذریعہ ہے، چاہے وہ تھوڑی دیر کے لیے ہی کیوں نہ ہو، حضرتِ سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ»[1] "جس نے اونٹنی کے (دوبار بار) دودھ دوہنے (کے درمیانی) وقفہ برابر (تقریبًا دوپہر سے عشاء تک)، اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا، اُس کے لیے بھی جنّت واجب ہوجاتی ہے"۔

شہداء کا گھر

جانِ برادر! اللہ ربّ العالمین شہیدوں کو جنّت میں بڑا عالی شان اور فضیلت والا گھر عطا فرمائے گا، حضرت سیّدنا سمُرہ بن جُندَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِي دَاراً هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: أَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ»[2] "آج رات میں نے دیکھا کہ دو۲ شخص میرے پاس آئے، اور مجھے ساتھ لے کر ایک درخت کے اُوپر چڑھ گئے، اور مجھے ایک بہت خوبصورت عالی شان گھر میں داخل کیا، میں نے اُس جیسا گھر کبھی نہیں دیکھا تھا، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ "یہ گھر شہداء کا ہے"۔

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الجهاد، باب فيمن سأل الله الشهادة، ر: ۲۵۴۱، صـ۳٦۹.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسِير، ر: ۲۷۹۱، صـ٤٦۲.

بروزِ قیامت شہید کی آمد مشکبار خوشبو کے ساتھ

میرے محترم بھائیو! راہِ خدا میں شہید ہونے والا جب میدانِ محشر میں آئے گا، تو اس کا جسم خون سے لت پت ہوگا، جس سے مُشک کی خوشبو آرہی ہوگی، حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ -وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ- إِلَّا جَاءَ يَوْمَ القِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ المِسْكِ»[1] "اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو کوئی اللہ تعالی کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، بروزِ قیامت وہ شخص اس طرح آئے گا کہ (اُس کا) رنگ خون کی طرح (یعنی زخم تر و تازہ)، اور (اُس کی) خوشبو مُشک جیسی ہوگی، اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ کون اُس کی راہ میں زخمی ہوا ہے!"۔

سچے دل سے شہادت کی تمنّا اور دعا کرنے کی فضیلت

عزیزانِ مَن! سچے دل سے شہادت کی تمنّا اور دعا کرنا بھی بڑے اجر و ثواب اور فضیلت کا سبب ہے، حضرتِ سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَمَنْ سَأَلَ اللهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا، ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ، فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ شَهِيدٍ»[2] "جس نے صدقِ دل سے اللہ تعالی سے شہادت مانگی، پھر وہ مرگیا یا قتل کردیا گیا، اُس کے لیے شہید کا ثواب ہے"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا سہل بن حُنَیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ

---

(١) المرجع نفسه، ر: ٢٨٠٣، صـ٤٦٤.
(٢) "سنن أبي داود" كتاب الجهاد، ، ر: ٢٥٤١، صـ٣٦٩.

بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ»[1] "جس نے اللہ تعالی سے سچے دل سے شہادت مانگی، اللہ تعالی اُسے شہداء کے رُتبے پر پہنچادیتا ہے، چاہے اس کا انتقال اپنے بستر پر ہوا ہو" ؏

مِرا یہ خواب ہو جائے شہا شرمندۂ تعبیر

مدینے میں پیوں جامِ شہادت یا رسولَ اللہ![2]

شہادت کا درجہ پانے والے دیگر خوش نصیب لوگ

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! شہادت صرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے، بلکہ بعض شہداء وہ ہیں جنہیں دنیا میں شہید تو نہیں کہا جاتا، لیکن آخرت میں ان کے لیے بھی شہادت کا رُتبہ ہے، مثال کے طَور پر اپنے مال، جان، دِین اور گھر کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے والوں کے بارے میں، حضرت سیّدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا: «مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ»[3] "جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے، اور جو اپنے دِین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأمارة، باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله، ر: ٤٩٣٠، صـ٨٥٤.

(٢) "وسائلِ بخشش" گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول اللہ، ص۳۲۹۔

(٣) "سنن الترمذي" كتاب الديات، ر: ١٤٢١، صـ٣٤٣، ٣٤٤.

اسی طرح طاعون اور پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہوکر، سمندر میں ڈُوب کر، اور بچے کو جنم دیتے وقت مرنے والی عورت کو بھی، بروزِ حشر شہید کا درجہ اور اجر وثواب عطا کیا جائے گا، حضرت سیّدنا سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟» "تم شہید کسے شمار کرتے ہو؟" عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جو اللہ عزوجل پر ایمان لائے، اور راہِ خدا میں جہاد وقتال کرے، یہاں تک کہ قتل کردیا جائے وہ شہید ہے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَنْ لَقَلِيلٌ! الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ الله شَهِيدٌ، وَالمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ، وَالنُّفَسَاءُ شَهِيدَةٌ»[1] "اس طرح تو میری اُمت میں شہید بہت کم ہوں گے! (پھر فرمایا:) جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے، اور جو پیٹ کی بیماری کی میں مر جائے وہ بھی شہید ہے، اور جو طاعون میں مبتلا ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے، اور جو ڈُوب کر مر گیا وہ بھی شہید ہے، اور حالتِ نفاس (بچے کو جنم دیتے وقت) میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے"۔

شہادت سمیت ہر عمل میں اِخلاص شرط ہے

میرے محترم بھائیو! شہادت سمیت ہر وہ نیک عمل جو اِخلاص سے خالی ہو، اور اس سے مقصود صرف دُنیوی شہرت، ناموَری، یا حُصولِ دنیا ہو، آخرت میں اس پر کوئی اجر وثواب نہیں، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن سب سے پہلے (۱) ایک شہید کا فیصلہ ہوگا، جب اسے لایا جائے گا تو اللہ جل جلالہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان نعمتوں کا

---

(۱) "مجمع الزوائد" کتاب الجهاد، باب فيما تحصل به الشهادة، ر: ۹۵۵۳، ۵/ ۳۸۹.

اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا کہ تُونے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا، یہاں تک کہ شہید ہوگیا، اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا کہ تُو جھوٹا ہے! تُونے جہاد اس لیے کیا تھا کہ تجھے بہادُر کہا جائے، اور وہ تجھے کہہ لیا گیا! پھر اسے جہنم میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا، تب اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۲) پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم سیکھا سکھایا اور قرآن کریم پڑھا، وہ آئے گا تو اللہ تعالی اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ عزّوجلّ اس سے دریافت فرمائے گا کہ تونے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے علم سیکھا سکھایا اور تیرے لیے قرآنِ کریم پڑھا، اللہ جلّ جلالہ ارشاد فرمائے گا کہ تُو جھوٹا ہے! تونے علم اس لیے سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور قرآنِ کریم اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے، اور وہ تجھے کہہ لیا گیا! پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم ہوگا، تو اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا!۔

(۳) پھر ایک مالدار شخص کو لایا جائے گا جسے اللہ تعالی نے کثیر مال عطا فرمایا، اسے لاکر نعمتیں یاد دلائی جائیں گی، وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا کہ تونے ان نعمتوں کے بدلے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے ہر اُس راستہ میں خرچ کیا جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے، اللہ جلّ جلالہ ارشاد فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے! تو نے ایسا اس لیے کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے، اور وہ کہہ لیا گیا! پھر اس کے بارے میں جہنم کا حکم ہوگا، لہذا اُسے بھی منہ کے بَل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا"[1]۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٩٢٣، صـ٨٥٢، ٨٥٣.

لہذا میرے بھائیو! فرائض وواجبات سمیت اپنے تمام اعمال میں اِخلاص پیدا کیجیے، اپنے دلوں کو جذبۂ جہاد اور شہادت سے سرشار ومامور کیجیے، دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے کسی صورت گریز نہ کریں، کشمیر وفلسطین سمیت اقوامِ عالَم میں بسنے والے اپنے تمام مسلمان بھائیوں کی مدد کرتے رہیے، جس طرح ممکن ہو اُن کا ساتھ دیں، اُن کے مَوقِف اور اُن پر ہونے والے ظلم وستم سے پوری دنیا کو آگاہ کریں، اور اپنی نسلوں کو اسلام کے تصوّرِ جہاد اور شہید کے اُخروی مقام ومرتبہ اور اُسے ملنے والے اجر وثواب سے آگاہ کریں؛ تاکہ وہ بھی اپنے دِلوں میں جہاد وشہادت کا جذبہ وشَوق لے کر جوان ہوں! ع

دو عالَم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی

شہادت ہے مطلوب ومقصودِ مؤمن نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی![1]

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اگر ہم نے اپنی نسلوں کو جہاد اور شہادت کے جذبے کے ساتھ پروان نہ چڑھایا، انہیں حُبِّ دنیا کا شکار ہونے سے نہ بچایا، تو یہود ونصاریٰ اور مغربی ممالک (Western countries) کی اتحادی فوجیں یکجا ہو کر ہم پر حملہ آوَر ہوتی رہیں گی، اور ہمارے باہمی اختلافات وانتشار کا فائدہ اٹھا کر ہم پر غالب آتی رہیں گی! حضرت سیّدنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا» "عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا جب دوسری اَقوام تمہارے خلاف ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گی جیسے کھانے والے ایک دوسرے کو اپنے پیالے (دَستر

---

(۱) "کُلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، منظومات، طارق کی دعا، صـ۴۳۲۔

خوان) پر بلاتے ہیں" کسی نے عرض کی کہ کیا ایسا ہماری قلّت کے باعث ہوگا؟ فرمایا: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ» "بلکہ اُن دنوں تم اکثریت میں ہوگے، لیکن ایسے بے کار ہوگے جیسے سیلاب کا اپنے ساتھ لایا ہوا میل کچیل (کچرا)، اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رُعب نکال دے گا، اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا!" سائل عرض گزار ہوا کہ یا رسولَ اللہ! بزدلی کیا ہے؟ فرمایا: «حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ المَوتِ»[1] "دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا!" ؏

تیغ و تفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں؟

ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذّت سے بے خبر![2]

دعا

اے اللہ! ہمیں جہاد کی سعادت سے بہرہ مند فرما، جہادِ اصغر کے ساتھ ساتھ جہادِ اکبر کی بھی توفیق عطا فرما، شہادت کا رُتبہ و شرف عطا فرما، اور دینِ اسلام کے لیے اپنی جان، مال، عزّت، آبرو سمیت سب کچھ قربان کرنے کا بھرپور جذبہ عطا فرما۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

---

(١) "سنن أبي داود" باب في تداعي الأمم على الإسلام، ر: ٤٢٩٧، صـ٦٠٣ .

(٢) "کُلیاتِ اقبال" ضربِ کلیم، جہاد، صـ٥٣٣۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.